بلیٹن دسمبر ۲۰۰۲ء / جنوری ۲۰۰۳ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے)

15 Stanley Avenue, Wembley , UK , HA0 4JQ

امام اور ناظم 020 8903 2689 صدر 020 8524 8212

سیکریٹری 01753 692654 دار الکتب 01753 675182

email: AAII@saziz.globalnet.com Fax: 0870 131 9340

جنوری میٹنگ

السلام علیکم ۔ مہربانی فرما کر جماعت کی ہر میٹنگ میں خود شامل ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں ۔

جائے وقوع :۔ دار السلام

تاریخ :۔ ۵ جنوری ۲۰۰۳ء

وقت :۔ ۳ بجے سہ پہر

موضوع :۔ خلافتِ جماعت احمدیہ

شاہد عزیز

باقاعدہ سرگرمیاں

درسِ قرآن : ہر جمعہ شام ۳۰ : ۲ بجے

میٹنگ منتظمہ : ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۲ بجے

ماہوار اجلاس : ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۳ بجے

فارورڈ پلینر ۲۰۰۳ء

جنوری	۵ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ
فروری	۲ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ
[redacted]	۱۲ تاریخ بروز بدھ	۱۱ بجے صبح	عید الاضحیٰ
مارچ	۲ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ
اپریل	۶ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ
	۱۸ تاریخ بروز جمعہ	۱ بجے بعد دوپہر	گڈ فرائی ڈے
مئی	۴ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ
جون	۱ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ
جولائی	۶ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ
اگست	۳ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ
ستمبر	۷ تاریخ بروز اتوار	۱۱ بجے صبح	جلسہ سالانہ ایلیٹن ، اے جی ایم
اکتوبر	۵ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ
[redacted]	۲۶ تاریخ بروز اتوار	۳۰ : ۵ بجے بعد دوپہر	رمضان مُبارک پہلی جماعتی افطاری
نومبر	۲ تاریخ بروز اتوار	۳۰ : ۴ بجے بعد دوپہر	دوسری جماعتی افطاری
	۹ تاریخ بروز اتوار	۴ بجے بعد دوپہر	تیسری جماعتی افطاری
	۱۶ تاریخ بروز اتوار	۴ بجے بعد دوپہر	چوتھی جماعتی افطاری
	۲۳ تاریخ بروز اتوار	۴ بجے بعد دوپہر	پانچویں جماعتی افطاری
[redacted]	۲۵ تاریخ بروز منگل	۴ بجے بعد دوپہر	عید الفطر
دسمبر	۷ تاریخ بروز اتوار	۳ بجے بعد دوپہر	ماہوار میٹنگ

فہرست مضامین

اخبارِ عالم : حضرت ڈاکٹر عبدالکریم سعید صفحہ ۱
روحِ اسلام صفحہ ۳
حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود
اوقاتِ صلوٰۃ صفحہ ۴
ابتدائی تعلیمات اسلام صفحہ ۸
ڈاکٹر زاہد عزیز

اخبارِ عالم

ہمارے نئے امیر

حضرت امیرؒ، ڈاکٹر عبدالکریم سعید

حضرت ڈاکٹر عبدالکریم سعید ۲۸ فروری ۱۹۴۵ء کو ڈاڈر، ڈسٹرکٹ مانسہرہ، کے مقام پر پیدا ہوئے۔ اُن کے والد، مرحوم حضرت ڈاکٹر سعید احمدؒ، نے اُن کا نام عبدالکریم رکھا لیکن حضرت اسداللہ شاہ صاحب نے، جن کے حضرت ڈاکٹر سعید احمدؒ کے ساتھ انتہائی قریبی تعلقات تھے، پیار سے حضرت امیرؒ کو پاشا کہنا شروع کر دیا۔ اور اب حضرت امیر اپنے اصلی نام کی جگہ پاشا سے زیادہ پہچانے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالکریم سعیدؒ ایبٹ آباد میں برن ہال سکول، لاہور کے مشہور ایف سی کالج اور کنگ

ایڈورڈ میڈیکل کالج کے طالبعلم تھے؛ جہاں سے آپ نے ۱۹۶۸ء میں گریجویٹ کیا۔
بچپن سے ہی حضرت ڈاکٹر عبدالکریم سعیدؒ کا رجحان مذہب کی طرف تھا۔ اُنھوں نے اُن قریباً روزانہ دیئے جانے والے اپنے والد کے قرآن اور حدیث کے درسوں کے علاوہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب، مجدد صد چار دہم، کی کُتب کے اقتسابات سے بہت فائدہ اُٹھایا۔ اُن پر حضرت مولانا عبدالحق وِدیارتھی، حضرت نصیر احمد فاروقی اور حضرت مولانا شیر محمد، فاتح ساؤتھ افریقہ کے لیکچروں کا بھی اثر ہے۔ مشنری سکول کے طالبعلم ہوتے ہوئے بھی وہ کبھی اپنے استادوں سے وفات مسیح، دعاوی حضرت مسیح موعود پر بحث کرنے سے نہ گھبرائے۔ وہ ساری عمر اپنی اس مضبوط بُنیاد پر علم کی عمارت تعمیر کرتے چلے گئے اور اب اُن کا شمار جماعت کے عالم و فاضل احباب میں ہوتا ہے۔
آپ نے اپنی پیشہ وارانہ زندگی کا آغاز میو ہسپتال لاہور سے کیا۔ اس کے بعد وہ نیوزی لینڈ چلے گئے اور وہاں سے انگلستان، جہاں ۱۹۷۹ء میں وہ رائل کالج آف فزیشنز کے ممبر بنے۔ اپریل ۱۹۸۱ء میں حضرت امیرؒ واپس پاکستان تشریف لے گئے اور ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۷ء میں اُنہیں ترقی دے کر پروفیسر آف میڈیسن اور پھر ۱۹۹۱ء میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ آف میڈیسن بنا دیا گیا۔ ۲۰۰۱ء میں حضرت امیرؒ کو کالج کے پرنسپل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی لیکن حکومت نے تنگ نظر مذہبی حلقوں کے دباؤ کے تحت حضرت امیر کا تقرر اس لئے منسوخ کر دیا کہ اُن کا تعلق جماعت احمدیہ لاہور سے تھا۔ حضرت امیر ۱۹۹۴ء میں رائل کالج آف فزیشنز کے فیلو بنے اور ۲۰۰۱ء میں کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان کے فیلو مُنتخب ہوئے۔ وہ بیشمار پیشہ وارانہ کمیٹیوں کے ممبر اور چیرمین ہیں اور باقاعدگی سے قومی اور بین الاقوامی پیشہ وارانہ جراید میں لکھتے رہے ہیں اور اُنھوں نے کانفرنسوں میں حصہ لینے کے لئے دور دراز کے سفر بھی کئے ہیں۔
وہ جماعت کے ایک مضبوط رُکن ہیں اور ہر مصیبت میں جماعت کے ساتھ سختی سے مُنسلک رہے ہیں۔ اُن کا عشق قرآن ایک مثال ہے۔

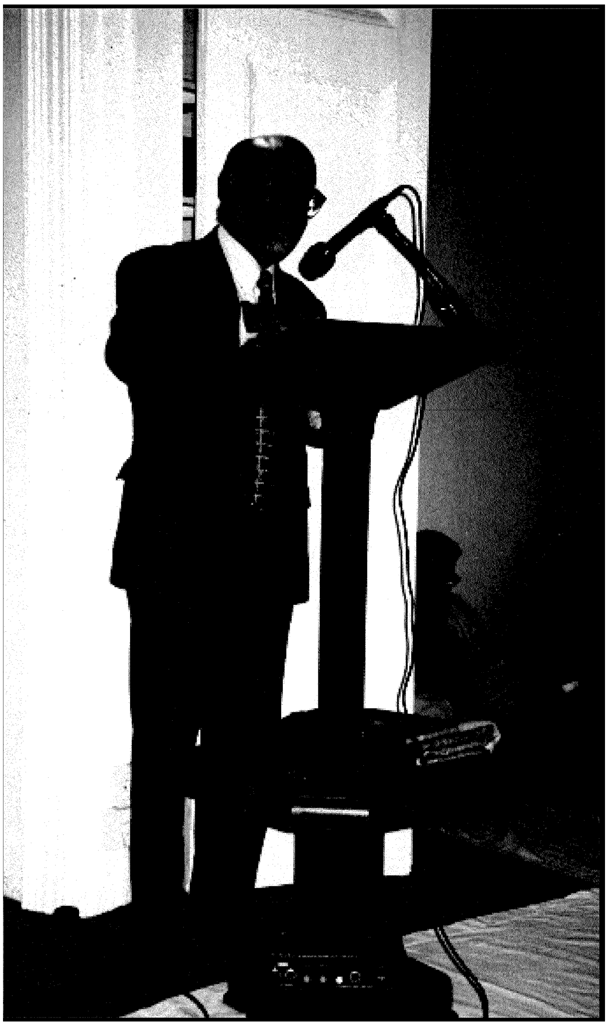

حضرت ڈاکٹر عبدالکریم سعیدؒ، امیر جماعت احمدیہ لاہور، صاحبزادہ حضرت ڈاکٹر سعید احمد خانصاحب، جو حضرت ڈاکٹر اصغر حمید کی وفات کے بعد جماعت کے امیر اور صدر مُنتخب ہوئے۔
دُعا ہے کہ اُن کی قیادت میں اللہ تعالیٰ جماعت کو شاندار کامیابیاں عطا فرمائے۔ درخواست ہے کہ سب ممبر حضرت امیر کے لئے خصوصی دُعا کریں۔

حضرت امیرؒ کو ۱۹۹۲ء میں مجلس معتمدین کا رُکن چُنا گیا اور وہ اب تک اس حیثیت میں جماعت کی خدمت کرتے رہے۔
اُن کے اخلاص اور تقویٰ کی وجہ سے حضرت ڈاکٹر صاحب کی بہت عزت کی جاتی ہے۔ اُنھوں نے جماعت کے معاملات میں ہمیشہ ایک مثبت کردار ادا کیا ہے۔ بیس سال سے وہ ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہیں۔ اُنہیں منظوم کلام کا اشتیاق ہے اور اس کے ذریعے اُنھوں نے جماعت کے لئے اور جس مُشکل دور سے جماعت گُزری ہے اُسکے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور مشنز انٹرنیشنل کے ٹرسٹی بھی رہے لیکن جب اُن کے لئے لندن میں ٹرسٹ کی میٹنگوں میں حصہ لینا ممکن نہ رہا تو آپ نے استعفیٰ دے دیا۔ آپ نے ۱۹۸۵ء میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (فجی شاخ) کی منعقد کردہ 'ورلڈ مسلم کنونشن' میں مرکزی انجمن کی نمائندگی بھی کی۔ اور فجی کے دارالخلافہ صوا میں حضرت امیر مرحوم، ڈاکٹر سعید احمد صاحب، کے نمائندہ کی حیثیت میں مسجد نور کی رسم افتتاح ادا کی۔
ڈاکٹر عبدالکریم سعیدؒ شادی شدہ ہیں اور اُن کے تین بیٹے ہیں۔ دو بڑے بیٹے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کر چُکے ہیں اور تیسرا بیٹا ڈاکٹری کے آخری سال میں ہے۔
۳ نومبر ۲۰۰۲ء کو ڈاکٹر عبدالکریم کو اتفاق رائے سے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا صدر اور امیر چُنا گیا۔ آپ اس وقت اپنے پیشے کے عروج پر تھے لیکن آپ نے زبردست قربانی کر کے اور دنیاوی فائدے کو لات مار کر یہ ذمہ داری قبول فرما لی۔
درخواست ہے کہ حضرت امیرؒ کے لئے بڑی سے بڑی کامیابیوں کی دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں طاقت وحکمت عطا فرمائے اور اُن کی سرکردگی میں ہم اسلام کا پیغام دُنیا کے کونے کونے میں پہنچا سکیں۔ ہمارا فرض ہے کہ حضرت امیرؒ کی اُن کے فرائض کی ادائیگی میں معاونت کریں۔ اگر وہ ہمارے سُپرد کوئی کام کریں تو اِسے اعزاز سمجھ کر پوری کوشش کریں کہ اس کام کو اعلیٰ سے اعلیٰ طریق سے سرانجام دیں۔

روحِ اسلام

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود ومہدی معہود

قبل اِس کے جو ہم دُوسری بحثوں کی طرف توجہ کریں اس بحث کا لکھنا نہایت ضروری ہے جو دینِ اسلام کی حقیقت کیا ہے اور اِس حقیقت تک پہنچنے کے وسائل کیا ہیں اور اِس حقیقت پر پابند ہونے کے ثمرات کیا ہیں کیونکہ بہت سے اسرارِ دقیقہ کا سمجھنا اِسی بات پر موقوف ہے کہ پہلے حقیقتِ اسلام اور پھر اس حقیقت کی وسائل اور پھر اُس کے ثمرات بخوبی ذہن نشین ہو جائیں اور ہمارے اندرونی مُخالفوں کے لئے یہ بات نہایت فائدہ مند ہوگی کہ وہ حقیقتِ اسلام اور اُس کی ابحاثِ متعلّقہ کو توجہ سے پڑھیں کیونکہ جن شکوک وشبہات میں وہ مُبتلا ہیں اکثر وہ ایسے ہیں کہ فقط اِسی وجہ سے دلوں میں پیدا ہوئے ہیں کہ اسلام کی اتم اور اکمل حقیقت اور اُس کے وسائل اور ثمرات پر غور نہیں کی گئی۔ اور اِس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ اِن تمام حقیقتوں پر غور کرنے کے بعد اگر اس عاجز کے اندرونی مُخالف اپنے اعتراضات کے مقابل پر میرے جوابات کو پڑھیں گے تو بہت سے اوہام اور وساوس سے مُخلصی پا جائیں گے بشرطیکہ وہ غور سے پڑھیں۔ اور پھر اُن مقامات کو نظر کے سامنے رکھ کر میرے اُن جوابات کو سوچیں جو میں نے اُن کے شبہات کے قلع وقمع کے لئے لکھے ہیں۔ ایسا ہی مُخالفین مذہب کو بھی اِن حقائق کے بیان کرنے سے بہت فائدہ ہوگا اور وہ اِس مقام سے سمجھ سکتے ہیں کہ مذہب کیا چیز ہے اور اُس کی سچائی کے نشان کیا ہیں۔

اب واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگوئی ایک چیز کی مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصوصیت کو چھوڑ دیں۔

اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اِس آیت کریمہ میں اُس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرة: ۱۱۳) یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اُس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اُس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کی لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اُس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالےٰ کا ہو جاوے۔

’اعتقادی‘ طور پر اِس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اُس کی اطاعت اور اُس کے عشق اور محبت اور اُس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور ’عملی‘ طور پر اِس طرح سے کہ خالصاً حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قُوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالائے مگر ایسے ذوق و شوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبتِ ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمالِ حسنہ اُس سے صادر ہوں وہی ہے جو عنداللہ مستحقِ اَجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لا کر اُس سے موافقت تامہ ہوگئی اور ارادہ اُس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ کے ہمرنگ ہوگیا اور تمام لذت اُس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو فلاح اور نجات اور رُستگاری سے موسوم کرنا چاہیے اور عالمِ آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود ومحسوس ہوگا وہ درحقیقت اِسی کیفیت راسخہ کے اظلال وآثار ہیں جو اُس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اِسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اِسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔

اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظرِ غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اُس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی وظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اُس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اُس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اُسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اُسکی حقیقتِ کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعیِ اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اُس کے ہاتھ اور پَیر اور دِل اور دماغ اور اُس کی تمام رُوحانی اور جسمانی قوتیں اور اُس کی عزت اور اُس کا مال اور اُس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اُس کا سر کے بالوں سے پَیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر وباطن کے ہے یہاں تک کہ اُس کی نیت اور اُس کے دِل کے خطرات اور اُس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضا اُس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدقِ قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اُس کا ہے وہ اُس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔

اور اِن آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی

جنوری

	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	6:36	12:04	2:16	4:02	5:32
۲	6:36	12:05	2:17	4:03	5:33
۳	6:35	12:05	2:18	4:05	5:35
۴	6:35	12:06	2:19	4:06	5:36
۵	6:35	12:06	2:20	4:07	5:37
۶	6:35	12:07	2:22	4:08	5:38
۷	6:34	12:07	2:23	4:09	5:39
۸	6:34	12:08	2:24	4:11	5:41
۹	6:33	12:08	2:25	4:12	5:42
۱۰	6:33	12:08	2:27	4:13	5:43
۱۱	6:32	12:09	2:28	4:15	5:45
۱۲	6:32	12:09	2:30	4:16	5:46
۱۳	6:31	12:10	2:31	4:18	5:48
۱۴	6:30	12:10	2:32	4:19	5:49
۱۵	6:29	12:10	2:34	4:21	5:51
۱۶	6:29	12:11	2:35	4:22	5:52
۱۷	6:28	12:11	2:37	4:24	5:54
۱۸	6:27	12:11	2:39	4:26	5:56
۱۹	6:26	12:12	2:40	4:27	5:57
۲۰	6:25	12:12	2:42	4:29	5:59
۲۱	6:24	12:12	2:43	4:30	6:00
۲۲	6:22	12:13	2:45	4:32	6:02
۲۳	6:21	12:13	2:47	4:34	6:04
۲۴	6:20	12:13	2:48	4:36	6:06
۲۵	6:19	12:13	2:50	4:37	6:07
۲۶	6:18	12:14	2:52	4:39	6:09
۲۷	6:16	12:14	2:53	4:41	6:11
۲۸	6:15	12:14	2:55	4:43	6:13
۲۹	6:13	12:14	2:57	4:44	6:14
۳۰	6:12	12:14	2:58	4:46	6:16
۳۱	6:11	12:14	3:00	4:48	6:18

فروری

	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	6:09	12:15	3:02	4:50	6:20
۲	6:08	12:15	3:03	4:52	6:22
۳	6:06	12:15	3:05	4:53	6:23
۴	6:04	12:15	3:07	4:55	6:25
۵	6:03	12:15	3:09	4:57	6:27
۶	6:01	12:15	3:10	4:59	6:29
۷	5:59	12:15	3:12	5:01	6:31
۸	5:58	12:15	3:14	5:03	6:33
۹	5:56	12:15	3:16	5:04	6:34
۱۰	5:54	12:15	3:17	5:06	6:36
۱۱	5:52	12:15	3:19	5:08	6:38
۱۲	5:50	12:15	3:21	5:10	6:40
۱۳	5:49	12:15	3:22	5:12	6:42
۱۴	5:47	12:15	3:24	5:14	6:44
۱۵	5:45	12:15	3:26	5:15	6:45
۱۶	5:43	12:15	3:27	5:17	6:47
۱۷	5:43	12:15	3:27	5:17	6:47
۱۸	5:39	12:15	3:31	5:21	6:51
۱۹	5:37	12:15	3:32	5:23	6:53
۲۰	5:35	12:15	3:34	5:24	6:54
۲۱	5:33	12:15	3:36	5:26	6:56
۲۲	5:31	12:15	3:37	5:28	6:58
۲۳	5:29	12:14	3:39	5:30	7:00
۲۴	5:27	12:14	3:41	5:32	7:02
۲۵	5:25	12:14	3:42	5:33	7:03
۲۶	5:23	12:14	3:44	5:35	7:05
۲۷	5:21	12:14	3:45	5:37	7:07
۲۸	5:21	12:14	3:45	5:37	7:07

مارچ

	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	5:16	12:13	3:49	5:41	7:11
۲	5:14	12:13	3:50	5:42	7:12
۳	5:12	12:13	3:52	5:44	7:14
۴	5:10	12:13	3:53	5:46	7:16
۵	5:08	12:13	3:55	5:48	7:18
۶	5:05	12:12	3:56	5:49	7:19
۷	5:03	12:12	3:58	5:51	7:21
۸	5:01	12:12	3:59	5:53	7:23
۹	4:59	12:12	4:01	5:55	7:25
۱۰	4:57	12:11	4:02	5:56	7:26
۱۱	4:57	12:11	4:02	5:56	7:26
۱۲	4:52	12:11	4:05	6:00	7:30
۱۳	4:50	12:11	4:06	6:01	7:31
۱۴	4:48	12:10	4:08	6:03	7:33
۱۵	4:45	12:10	4:09	6:05	7:35
۱۶	4:43	12:10	4:11	6:07	7:37
۱۷	4:41	12:10	4:12	6:08	7:38
۱۸	4:38	12:09	4:13	6:10	7:40
۱۹	4:36	12:09	4:15	6:12	7:42
۲۰	4:34	12:09	4:16	6:13	7:43
۲۱	4:32	12:08	4:17	6:15	7:45
۲۲	4:32	12:08	4:17	6:15	7:45
۲۳	4:27	12:08	4:20	6:18	7:48
۲۴	4:25	12:07	4:21	6:20	7:50
۲۵	4:23	12:07	4:23	6:22	7:52
۲۶	4:20	12:07	4:24	6:24	7:54
۲۷	4:18	12:07	4:25	6:25	7:55
۲۸	4:16	12:06	4:27	6:27	7:57
۲۹	4:13	12:06	4:28	6:29	7:59
۳۰	5:11	1:06	5:29	7:30	9:00
۳۱	5:09	1:05	5:30	7:32	9:02

اپریل

	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	5:09	1:05	5:30	7:32	9:02
۲	5:07	1:05	5:31	7:34	9:04
۳	5:02	1:04	5:34	7:37	9:07
۴	5:00	1:04	5:35	7:39	9:09
۵	5:00	1:04	5:35	7:39	9:09
۶	4:55	1:04	5:38	7:42	9:12
۷	4:53	1:03	5:39	7:44	9:14
۸	4:51	1:03	5:40	7:45	9:15
۹	4:51	1:03	5:40	7:45	9:15
۱۰	4:46	1:02	5:42	7:49	9:19
۱۱	4:44	1:02	5:43	7:50	9:20
۱۲	4:44	1:02	5:43	7:50	9:20
۱۳	4:42	1:02	5:44	7:52	9:22
۱۴	4:38	1:01	5:47	7:55	9:25
۱۵	4:35	1:01	5:48	7:57	9:27
۱۶	4:35	1:01	5:48	7:57	9:27
۱۷	4:31	1:01	5:50	8:00	9:30
۱۸	4:29	1:00	5:51	8:02	9:32
۱۹	4:27	1:00	5:52	8:04	9:34
۲۰	4:27	1:00	5:52	8:04	9:34
۲۱	4:23	1:00	5:54	8:07	9:37
۲۲	4:21	1:00	5:56	8:09	9:39
۲۳	4:21	1:00	5:56	8:09	9:39
۲۴	4:19	12:59	5:57	8:10	9:40
۲۵	4:15	12:59	5:59	8:14	9:44
۲۶	4:13	12:59	6:00	8:15	9:45
۲۷	4:13	12:59	6:00	8:15	9:45
۲۸	4:09	12:59	6:02	8:19	9:49
۲۹	4:07	12:58	6:03	8:20	9:50
۳۰	4:05	12:58	6:04	8:22	9:52

مئی

	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	4:05	12:58	6:04	8:22	9:52
۲	4:01	12:58	6:06	8:25	9:55
۳	3:59	12:58	6:07	8:27	9:57
۴	3:57	12:58	6:08	8:28	9:58
۵	3:57	12:58	6:08	8:28	9:58
۶	3:54	12:58	6:10	8:32	10:02
۷	3:52	12:58	6:11	8:33	10:03
۸	3:52	12:58	6:11	8:33	10:03
۹	3:49	12:58	6:13	8:36	10:06
۱۰	3:47	12:57	6:14	8:38	10:08
۱۱	3:45	12:57	6:15	8:40	10:10
۱۲	3:45	12:57	6:15	8:40	10:10
۱۳	3:42	12:57	6:16	8:43	10:13
۱۴	3:41	12:57	6:17	8:44	10:14
۱۵	3:39	12:57	6:18	8:46	10:16
۱۶	3:39	12:57	6:18	8:46	10:16
۱۷	3:36	12:57	6:20	8:49	10:19
۱۸	3:35	12:57	6:21	8:50	10:20
۱۹	3:35	12:57	6:21	8:50	10:20
۲۰	3:33	12:57	6:22	8:52	10:22
۲۱	3:31	12:58	6:23	8:54	10:24
۲۲	3:29	12:58	6:24	8:56	10:26
۲۳	3:29	12:58	6:24	8:56	10:26
۲۴	3:27	12:58	6:26	8:59	10:29
۲۵	3:26	12:58	6:26	9:00	10:30
۲۶	3:25	12:58	6:27	9:01	10:31
۲۷	3:25	12:58	6:27	9:01	10:31
۲۸	3:23	12:58	6:29	9:04	10:34
۲۹	3:22	12:58	6:29	9:05	10:35
۳۰	3:22	12:58	6:29	9:05	10:35
۳۱	3:21	12:59	6:30	9:06	10:36

جون

	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	3:19	12:59	6:31	9:08	10:38
۲	3:18	12:59	6:32	9:09	10:39
۳	3:18	12:59	6:32	9:09	10:39
۴	3:17	12:59	6:33	9:11	10:41
۵	3:16	12:59	6:34	9:12	10:42
۶	3:15	1:00	6:34	9:13	10:43
۷	3:15	1:00	6:34	9:13	10:43
۸	3:14	1:00	6:35	9:15	10:45
۹	3:14	1:00	6:36	9:16	10:46
۱۰	3:14	1:00	6:36	9:16	10:46
۱۱	3:14	1:00	6:36	9:17	10:47
۱۲	3:13	1:01	6:37	9:18	10:48
۱۳	3:13	1:01	6:38	9:19	10:49
۱۴	3:13	1:01	6:38	9:19	10:49
۱۵	3:12	1:01	6:39	9:20	10:50
۱۶	3:12	1:02	6:39	9:20	10:50
۱۷	3:12	1:02	6:39	9:21	10:51
۱۸	3:12	1:02	6:39	9:21	10:51
۱۹	3:12	1:02	6:40	9:21	10:51
۲۰	3:12	1:03	6:40	9:22	10:52
۲۱	3:12	1:03	6:40	9:22	10:52
۲۲	3:13	1:03	6:40	9:22	10:52
۲۳	3:13	1:03	6:41	9:22	10:52
۲۴	3:13	1:03	6:41	9:22	10:52
۲۵	3:13	1:03	6:41	9:22	10:52
۲۶	3:14	1:04	6:41	9:22	10:52
۲۷	3:15	1:04	6:41	9:22	10:52
۲۸	3:15	1:04	6:41	9:22	10:52
۲۹	3:15	1:04	6:41	9:22	10:52
۳۰	3:16	1:05	6:41	9:22	10:52

دسمبر ۲۰۰۲ء / جنوری ۲۰۰۳ء

جولائی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	3:17	1:05	6:41	9:22	10:52
۲	3:17	1:05	6:41	9:22	10:52
۳	3:18	1:05	6:41	9:21	10:51
۴	3:19	1:05	6:41	9:20	10:50
۵	3:20	1:06	6:41	9:20	10:50
۶	3:20	1:06	6:41	9:20	10:50
۷	3:22	1:06	6:40	9:19	10:49
۸	3:22	1:06	6:40	9:18	10:48
۹	3:23	1:06	6:40	9:17	10:47
۱۰	3:23	1:06	6:40	9:17	10:47
۱۱	3:25	1:06	6:39	9:16	10:46
۱۲	3:27	1:07	6:38	9:15	10:45
۱۳	3:27	1:07	6:38	9:15	10:45
۱۴	3:28	1:07	6:38	9:14	10:44
۱۵	3:30	1:07	6:37	9:12	10:42
۱۶	3:31	1:07	6:37	9:11	10:41
۱۷	3:31	1:07	6:37	9:11	10:41
۱۸	3:34	1:07	6:36	9:09	10:39
۱۹	3:35	1:07	6:35	9:08	10:38
۲۰	3:36	1:07	6:34	9:07	10:37
۲۱	3:36	1:07	6:34	9:07	10:37
۲۲	3:39	1:07	6:33	9:04	10:34
۲۳	3:40	1:08	6:32	9:03	10:33
۲۴	3:40	1:08	6:32	9:03	10:33
۲۵	3:41	1:08	6:31	9:02	10:32
۲۶	3:44	1:08	6:30	8:59	10:29
۲۷	3:46	1:08	6:29	8:58	10:28
۲۸	3:46	1:08	6:29	8:58	10:28
۲۹	3:49	1:08	6:27	8:55	10:25
۳۰	3:50	1:07	6:26	8:53	10:23
۳۱	3:52	1:07	6:25	8:51	10:21

اگست

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	3:52	1:07	6:25	8:51	10:21
۲	3:55	1:07	6:23	8:48	10:18
۳	3:56	1:07	6:22	8:46	10:16
۴	3:58	1:07	6:21	8:45	10:15
۵	3:58	1:07	6:21	8:45	10:15
۶	4:01	1:07	6:19	8:41	10:11
۷	4:02	1:07	6:18	8:40	10:10
۸	4:02	1:07	6:18	8:40	10:10
۹	4:05	1:07	6:15	8:36	10:06
۱۰	4:07	1:06	6:14	8:34	10:04
۱۱	4:08	1:06	6:13	8:32	10:02
۱۲	4:08	1:06	6:13	8:32	10:02
۱۳	4:12	1:06	6:10	8:28	9:58
۱۴	4:13	1:06	6:09	8:26	9:56
۱۵	4:15	1:06	6:08	8:24	9:54
۱۶	4:15	1:06	6:08	8:24	9:54
۱۷	4:18	1:05	6:05	8:20	9:50
۱۸	4:19	1:05	6:03	8:18	9:48
۱۹	4:19	1:05	6:03	8:18	9:48
۲۰	4:21	1:05	6:02	8:16	9:46
۲۱	4:24	1:04	5:59	8:12	9:42
۲۲	4:26	1:04	5:57	8:10	9:40
۲۳	4:26	1:04	5:57	8:10	9:40
۲۴	4:29	1:03	5:54	8:06	9:36
۲۵	4:31	1:03	5:53	8:04	9:34
۲۶	4:32	1:03	5:51	8:02	9:32
۲۷	4:32	1:03	5:51	8:02	9:32
۲۸	4:35	1:02	5:48	7:57	9:27
۲۹	4:37	1:02	5:46	7:55	9:25
۳۰	4:37	1:02	5:46	7:55	9:25
۳۱	4:39	1:02	5:45	7:53	9:23

ستمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	4:42	1:01	5:41	7:48	9:18
۲	4:43	1:01	5:39	7:46	9:16
۳	4:43	1:01	5:39	7:46	9:16
۴	4:47	1:00	5:36	7:42	9:12
۵	4:48	1:00	5:34	7:39	9:09
۶	4:50	1:00	5:32	7:37	9:07
۷	4:50	1:00	5:32	7:37	9:07
۸	4:53	12:59	5:29	7:33	9:03
۹	4:55	12:58	5:27	7:30	9:00
۱۰	4:55	12:58	5:27	7:30	9:00
۱۱	4:56	12:58	5:25	7:28	8:58
۱۲	4:59	12:57	5:21	7:24	8:54
۱۳	5:01	12:57	5:20	7:21	8:51
۱۴	5:01	12:57	5:20	7:21	8:51
۱۵	5:04	12:56	5:16	7:17	8:47
۱۶	5:06	12:56	5:14	7:14	8:44
۱۷	5:07	12:56	5:12	7:12	8:42
۱۸	5:07	12:56	5:12	7:12	8:42
۱۹	5:10	12:55	5:08	7:07	8:37
۲۰	5:12	12:55	5:06	7:05	8:35
۲۱	5:12	12:55	5:06	7:05	8:35
۲۲	5:14	12:54	5:04	7:03	8:33
۲۳	5:17	12:54	5:00	6:58	8:28
۲۴	5:19	12:53	4:58	6:56	8:26
۲۵	5:19	12:53	4:58	6:56	8:26
۲۶	5:22	12:52	4:54	6:51	8:21
۲۷	5:23	12:52	4:52	6:49	8:19
۲۸	5:25	12:52	4:50	6:47	8:17
۲۹	5:25	12:52	4:50	6:47	8:17
۳۰	5:28	12:51	4:46	6:42	8:12

اکتوبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	5:30	12:51	4:44	6:42	8:12
۲	5:30	12:51	4:44	06:39	8:09
۳	5:32	12:51	4:42	06:35	08:05
۴	5:35	12:50	4:38	06:35	08:05
۵	5:36	12:50	4:36	06:30	08:00
۶	5:36	12:50	4:36	06:30	08:00
۷	5:40	12:49	4:32	06:26	07:56
۸	5:41	12:49	4:30	06:26	07:56
۹	5:43	12:48	4:28	06:21	07:51
۱۰	5:43	12:48	4:28	06:21	07:51
۱۱	5:46	12:48	4:24	06:19	07:49
۱۲	5:48	12:48	4:22	06:17	07:47
۱۳	5:48	12:48	4:22	06:15	07:45
۱۴	5:50	12:47	4:20	06:10	07:40
۱۵	5:53	12:47	4:16	06:10	07:40
۱۶	5:55	12:47	4:14	06:06	07:36
۱۷	5:55	12:47	4:14	06:06	07:36
۱۸	5:58	12:46	4:11	06:02	07:32
۱۹	6:00	12:46	4:09	06:02	07:32
۲۰	6:02	12:46	4:07	05:58	07:28
۲۱	6:02	12:46	4:07	05:58	07:28
۲۲	6:05	12:46	4:03	05:56	07:26
۲۳	6:07	12:45	4:01	05:52	07:22
۲۴	6:07	12:45	4:01	05:52	07:22
۲۵	6:09	12:45	3:59	05:48	07:18
۲۶	6:12	12:45	3:56	05:48	07:18
۲۷	5:14	11:45	2:54	05:44	07:14
۲۸	5:16	11:45	2:52	04:42	06:12
۲۹	5:17	11:45	2:50	04:40	06:10
۳۰	5:19	11:45	2:48	04:38	06:08
۳۱	5:21	11:45	2:47	04:36	06:06

نومبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	5:23	11:45	2:45	4:35	6:05
۲	5:24	11:45	2:43	4:33	6:03
۳	5:26	11:45	2:42	4:31	6:01
۴	5:28	11:45	2:40	4:30	6:00
۵	5:30	11:45	2:38	4:28	5:58
۶	5:32	11:45	2:37	4:26	5:56
۷	5:33	11:45	2:35	4:24	5:54
۸	5:35	11:45	2:34	4:23	5:53
۹	5:37	11:45	2:32	4:21	5:51
۱۰	5:39	11:45	2:31	4:20	5:50
۱۱	5:40	11:45	2:29	4:18	5:48
۱۲	5:42	11:45	2:28	4:17	5:47
۱۳	5:44	11:45	2:26	4:15	5:45
۱۴	5:46	11:45	2:25	4:14	5:44
۱۵	5:47	11:46	2:24	4:12	5:42
۱۶	5:49	11:46	2:23	4:11	5:41
۱۷	5:51	11:46	2:21	4:10	5:40
۱۸	5:52	11:46	2:20	4:08	5:38
۱۹	5:54	11:46	2:19	4:07	5:37
۲۰	5:56	11:47	2:18	4:06	5:36
۲۱	5:57	11:47	2:17	4:05	5:35
۲۲	5:59	11:47	2:16	4:04	5:34
۲۳	6:01	11:47	2:15	4:03	5:33
۲۴	6:02	11:48	2:14	4:02	5:32
۲۵	6:04	11:48	2:13	4:01	5:31
۲۶	6:05	11:48	2:12	4:00	5:30
۲۷	6:07	11:49	2:11	3:59	5:29
۲۸	6:08	11:49	2:11	3:58	5:28
۲۹	6:10	11:49	2:10	3:57	5:27
۳۰	6:11	11:50	2:09	3:57	5:27

دسمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	6:13	11:50	2:09	3:56	5:26
۲	6:14	11:50	2:08	3:55	5:25
۳	6:15	11:51	2:08	3:55	5:25
۴	6:17	11:51	2:07	3:54	5:24
۵	6:18	11:52	2:07	3:54	5:24
۶	6:19	11:52	2:06	3:53	5:23
۷	6:21	11:52	2:06	3:53	5:23
۸	6:22	11:53	2:06	3:53	5:23
۹	6:23	11:53	2:06	3:52	5:22
۱۰	6:24	11:54	2:05	3:52	5:22
۱۱	6:25	11:54	2:05	3:52	5:22
۱۲	6:25	11:54	2:05	3:52	5:22
۱۳	6:27	11:55	2:05	3:52	5:22
۱۴	6:28	11:56	2:05	3:52	5:22
۱۵	6:29	11:56	2:06	3:52	5:22
۱۶	6:30	11:56	2:06	3:52	5:22
۱۷	6:30	11:57	2:06	3:52	5:22
۱۸	6:31	11:57	2:06	3:53	5:23
۱۹	6:32	11:58	2:07	3:53	5:23
۲۰	6:32	11:58	2:07	3:53	5:23
۲۱	6:33	11:59	2:07	3:54	5:24
۲۲	6:34	11:59	2:08	3:54	5:24
۲۳	6:34	11:59	2:08	3:54	5:24
۲۴	6:34	12:00	2:09	3:55	5:25
۲۵	6:35	12:01	2:10	3:56	5:26
۲۶	6:35	12:01	2:11	3:57	5:27
۲۷	6:35	12:02	2:11	3:58	5:28
۲۸	6:36	12:02	2:12	3:58	5:28
۲۹	6:36	12:03	2:13	3:59	5:29
۳۰	6:36	12:03	2:14	4:00	5:30
۳۱	6:36	12:04	2:15	4:01	5:31

صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اُس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اُس کی تقدیس اور تسبیح اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اَوامر اور حدود اور آسمانی قضا وقدر کے اُمور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادتِ تامہ سر پر اُٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اُس کی وسیع قُدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اُس کی ملکوت اور سلطنت کے علوِّ مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اُس کی آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دُوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اُس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور باربرداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کی دی جائے۔ دُوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دُکھ اُٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

اِس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ اور کوئی انسان کبھی اِس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اُس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے معہ اُس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اُٹھا کر اُسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اُسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اُس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اُس کے نفس امّارہ کا نقش ہستی معہ اُس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن لِلّٰہ ہونے کے نئی زندگی اُس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اُس میں بجز طاعتِ خالق اور ہمدردیِ مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

خالق کی طاعت اِس طرح سے ہے کہ اُس کی عزّت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلّت قبول کرنے کے لئے مُستعد ہو اور اُس کی وحدانیّت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اُس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اُس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اُس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلا دے کہ گویا وہ کھا جانے والی آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیے۔ غرض اُس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اُس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کر لے اور اُس کے تعلّق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلّقات توڑ دے۔

اور خلق کی خدمت اِس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طُرق کی راہ سے قسّامِ ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے اِن تمام اُمور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے اُن کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور اُن کی دُنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔

مگر یہ للّٰہی وقف محض اُس صورت میں اسم بامسمّٰی ہوگی کہ جب تمام اعضا للّٰہی طاعت کے رنگ سے ایسے رنگ پذیر ہو جائیں کہ گویا وہ ایک الٰہی آلہ ہیں جن کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً افعال الٰہیّہ ظہور پذیر ہوتے ہیں یا ایک مصفّا آئینہ ہیں جس میں تمام مرضیات الٰہیّہ بصفاء تام عکسی طور پر ظہور پکڑتی رہتی ہیں۔ اور جب اِس درجہ کاملہ پر للّٰہی طاعات و خدمات پہنچ جائیں تو اِس صبغۃ اللہ کی برکت سے اِس وصف کے انسان کے قویٰ اور جوارح کی نسبت وحدت شہودی کے طور پر یہ کہنا صحیح ہوتا ہے کہ مثلاً یہ آنکھیں خدا تعالیٰ کی آنکھیں اور یہ زبان خدا تعالیٰ کی زبان اور یہ ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ اور یہ کان خدا تعالیٰ کے کان اور یہ پاؤں خدا تعالیٰ کے پاؤں ہیں۔ کیونکہ وہ تمام اعضاء اور قوتیں للّٰہی راہوں میں خدا تعالیٰ کے ارادوں سے پُر ہو کر اور اُس کی خواہشوں کی تصویر بن کر اس لائق ہو جاتی ہیں کہ اُن کو اُسی کا رُوپ کہا جاوے وجہ کہ کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء پُورے طور پر اُس کی مرضی اور ارادہ کے تابع ہوتے ہیں ایسا ہی کامل انسان اُس درجہ پر پہنچ کر خدا تعالیٰ کی مرضیات وارادات سے موافقتِ تامّہ پیدا کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت اور مالکیت اور معبودیت اور اُسکی ہر یک مرضی اور خواہش کی بات ایسی ہی اُس کو پیاری معلوم ہوتی ہے کہ جیسی خود خدا تعالیٰ کو۔ سو یہ عظیم الشان للّٰہی طاعت و خدمت جو پیار اور محبت سے ملی ہوئی اور خلوص اور حنفیتِ تامہ سے بھری ہوئی ہے یہی اسلام اور اسلام کی حقیقت اور اسلام کا لُبّ لباب ہے جو نفس اور خلق اور ہوا اور ارادہ سے موت حاصل کرنے کے بعد ملتا ہے۔

اس جگہ یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ آیت موصوفہ بالا یعنے بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرۃ: ۱۱۳) سعادت تامّہ کے تینوں ضروری درجوں یعنے فنا اور بقا اور لقا کی طرف اشارت کرتی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کا فقرہ یہ تعلیم کر رہا ہے کہ تمام قویٰ اور اعضا اور جو کچھ اپنا ہے خدا تعالیٰ کو سونپ دینا چاہیے اور اُس کی راہ میں وقف کر دینا چاہیے اور یہ وُہی کیفیّت ہے جس کا نام دُوسرے لفظوں میں فنا ہے۔ وجہ یہ کہ جب انسان نے حسب مفہوم اِس آیت ممدوحہ کے اپنا تمام وجود معہ اُس کی تمام قوتوں

کے خدا تعالیٰ کو سونپ دیا اور اُسکی راہ میں وقف کر دیا اور اپنی نفسانی جنبشوں اور سکونوں سے بکلّی باز آ گیا تو بلا شبہ ایک قسم کی موت اُس پر طاری ہوگئی اور اِسی موت کو اہل تصوف فنا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

پھر اس کے وُ هُوَ مُحۡسِنٌ کا فقرہ مرتبہ بقا کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ جب انسان بعد فنائے اکمل و اتم و سلب جذبات نفسانی الٰہی جذبہ اور تحریک سے پھر جُنبش میں آیا اور بعد منقطع ہو جانے تمام نفسانی حرکات کے پھر ربّانی تحریکوں سے پُر ہو کر حرکت کرنے لگا تو یہ وہ حیاتِ ثانی ہے جس کا نام بقا رکھنا چاہیے۔

پھر بعد اِس کے یہ فقرات فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ جو اثبات و ایجابِ اجر و نفی و سلب خوف و حزن پر دلالت کرتی ہیں۔ یہ حالت لقا کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جس وقت انسان کے عرفان اور یقین اور توکّل اور محبّت میں ایسا مرتبہ عالیہ پیدا ہو جائے کہ اُس کے خلوص اور ایمان اور وفا کا اجر اُس کی نظر میں وہمی اور خیالی اور ظنّی نہ رہے بلکہ ایسا یقینی اور قطعی اور مشہود اور مرئی اور محسوس ہو کہ گویا وہ اُس کو مل چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جائے کہ گویا اُس کو دیکھ رہا ہے اور ہر یک آئندہ کا خوف اُس کی نظر سے اُٹھ جاوے اور ہر یک گذشتہ اور موجود غم کا نام و نشان نہ رہے اور ہر یک روحانی تنعّم موجود الوقت نظر آوے تو یہی حالت جو ہر یک قبض اور کدورت سے پاک اور ہر یک دغدغہ اور شک سے محفوظ اور ہر یک درد انتظار سے منزّہ ہے لقا کے نام سے موسوم ہے اور اس مرتبہ لقا پر محسن کا لفظ جو آیت میں موجود ہے نہایت صراحت سے دلالت کر رہا ہے کیونکہ احسان حسبِ تشریح نبی ﷺ اُسی حالِ کاملہ کا نام ہے کہ جب انسان پانی پرستش کی حالت میں خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کرے کہ گویا اُس کو دیکھ رہا ہے۔

اور یہ لقا کا مرتبہ تب سالک کے لئے کامل طور پر متحقق ہوتا ہے کہ جب ربّانی رنگ بشریّت کے رنگ و بُو کو بتمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متوازی اور پوشیدہ کر دیوے۔ جس طرح آگ لوہے کے رنگ کو اپنے نیچے چھپا لیتی ہے کہ نظر ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یہ وُہی مقام ہے جس پر پہنچ کر بعض سالکین نے لغزشیں کھائی ہیں اور شہودی پیوند کو وجودی پیوند کے رنگ میں سمجھ لیا ہے۔ اِس مقام میں جو اَولیاء اللہ پہنچے ہیں یا جن کو اِس میں سے کوئی گھونٹ میّسر آ گیا ہے بعض اہل تصوف نے اُن کا نام اطفال اللہ رکھ دیا ہے اِس مُناسبت سے کہ وہ لوگ صفات الٰہی کے کنارِ عاطفت میں بکلّی جا پڑے ہیں اور جیسے ایک شخص کا لڑکا اپنے حُلیہ اور خط و خال میں کچھ اپنے باپ سے مناسبت رکھتا ہے ویسا ہی اُن کو بھی ظلّی طور پر بوجہ تخلّق باخلاق اللہ خدا تعالیٰ کی صفاتِ جمیلہ سے کچھ مُناسبت پیدا ہوگئی ہے۔ ایسے نام اگرچہ کھُلے کھُلے طور پر بزبان شرع مستعمل نہیں ہیں مگر درحقیقت عارفوں نے قرآن کریم سے ہی اس کو استنباط کیا ہے کیونکہ اللہ جلّشانہ فرماتا ہے فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا (البقرۃ: ۲۰۱) یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسے تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ اور ظاہر ہے کہ اگر مجازی طور پر اِن الفاظ کا بولنا منہیات شرع سے ہوتا تو خدا تعالیٰ ایسی طرز سے اپنی کلام کو منزّہ رکھتا جس سے اِس اطلاق کا جواز مستنبط ہو سکتا ہے۔

اور اِس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریّت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیا ﷺ نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مُٹھی کُفّار پر چلائی اور وہ مُٹھی کسی دُعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اُس مُٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اُس کا اثر پڑا کہ کوئی اُن میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اُس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہوگئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی اُن میں پیدا ہوگئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اِسی معجزہ کی طرف اللہ جلّشانہ اِس آیت میں اشارہ فرماتا ہے وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (الانفال: ۱۸) یعنی جب تُو نے اُس مُٹھی کو پھینکا وہ تُو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت ﷺ کا جو شق القمر ہے اِسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دُعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف اُنگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا۔ اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت ﷺ نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دُعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی اُنگلیوں کو اُس پانی کے اندر داخل کرنے سے اسقدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اُونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھُوکوں پیاسوں کا اُن سے شکم سیر کر دیا۔ اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنی لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اُس سے بھر دیا۔ اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے مُنہ کا لعاب ڈال کر اُس کو نہایت شریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُن کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر دُرست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھُپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر ۵، صفحہ ۵۷ تا ۶۶)

(گزشتہ سے پیوستہ)

نوجوانوں کے لئے

بُنیادی تعلیمِ اسلام

ڈاکٹر زاہد عزیز

۲۷: ؟اللہ تعالیٰ کا پیغام انسان تک پہنچانے کے لئے فرشتوں کی کیا ضرورت ہے؟

جس طرح کہ ہماری آنکھوں کو کسی چیز کے دیکھنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور آواز کو ہمارے کانوں تک پہنچانے کے لئے ہوا کی ضرورت ہے، اِسی طرح ہمارے روحانی حواس خمسہ کو جگانے کے لئے کسی چیز کی ضرورت ہے۔ فرشتے وہ چیز ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو نیک بندوں کی روحانی آنکھوں اور کانوں تک پہنچاتے ہیں اور ہر انسان کے دِل میں اچھے خیالات پیدا کرتے ہیں۔ لیکن صرف بہت نیک لوگ ہی فرشتوں کے کام کا احساس کر پاتے ہیں اس لئے کہ راستبازوں کے روحانی حواس خمسہ اس قدر ترقی یافتہ ہوتے ہیں کہ وہ فرشتوں کے کام کو محسوس کر سکتے ہیں۔

۲۸: کیا کوئی دوسری اہم چیز ہے جو اسلام ہمیں فرشتوں کے متعلق بتاتا ہے؟

ایک انتہائی اہم نُکتہ جو قرآن کریم نے کھولا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے قابلیت عطا فرمائی ہے کہ وہ کائنات میں ہر چیز کا علم حاصل کر سکتا ہے۔ مزید قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ فرشتے جو کہ اس دُنیا میں خدا تعالیٰ کے قانون کو عمل میں لاتے ہیں وہ انسان کے علم کی وجہ سے اُس کی تابعداری کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں انسان قوانینِ فطرت کے متعلق اپنا علم استعمال کر کے دُنیا کو مسخر کر سکتا ہے۔ قرآن نے صدیوں پہلے یہ بتا دیا تھا کہ انسان سائنس اور ٹیکنولوجی میں زبردست ترقی کر سکتا ہے اس لئے کہ فرشتے، یا وہ غیر مرئی قوتیں جو خودبخود خدائی قوانین کو حرکت میں لاتی ہیں اس دنیا کو چلانے کے لئے، وہ انسان کی تابعدار ہو جائیں گی۔

۲۹: کیا فرشتوں پر ایمان کی کوئی کلیدی اہمیت ہے؟

جیسا کہ پہلے بتایا جا چُکا ہے اسلام کا ہر عقیدہ مسلمان کے لئے ضروری بنا دیتا ہے کہ وہ کوئی عملی اور مثبت کام کرے۔ فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ ہم اپنی اچھی تحریکات پر عمل کریں اور بُری تحریکوں کو رَد کر دیں۔ قرآن یہ بھی فرماتا ہے کہ شیطان بھی موجود ہیں جو کہ انسان کی سوچ میں نیچے اور خود غرضانہ خیالات پیدا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ موجود ہیں لیکن قرآن مسلمانوں کو یہ نہیں کہتا کہ اِن پر ایمان لاؤ بلکہ فرماتا ہے کہ اِن پر ایمان نہ لاؤ۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام میں ایمان لانے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ ایک چیز کا دِل میں مان لیا جائے لیکن یہ کہ اُس پر عمل بھی کیا جائے۔

۳۔۳ نبی اور رسول

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّ حِدَ ةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنِ وَ مُنْذَرِيْن (البقرة، آیت ۲۱۳)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ (النسآء، آیت ۱۵۲)

وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِىْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل، ۳۶)

۳۰: خدا کا نبی یا پیغامبر کیا ہے؟

خدا کا نبی یا رسول ایک ایسا انسان ہوتا ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ اپنی ہدایت سے نوازتا ہے اور اور اُس کے ذمہ یہ کام لگاتا ہے کہ وہ اس ہدایت کو لوگوں تک پہنچائے تاکہ وہ اچھے کام کریں اور بُرائیوں سے بچیں۔

۳۱: دُنیا کے کِن ممالک میں نبی مبعوث ہوئے؟

اسلام کے مطابق خدا تعالیٰ نے دُنیا کی ہر قوم کی طرف مُختلف زمانوں میں اپنے نبی بھیجے۔ قرآن فرماتا ہے:

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ (یونس، ۴۷)

وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر، ۲۴)

۳۲: اِن نبیوں میں سے وہ کون سے ہیں جن پر مسلمان ایمان رکھتے ہیں؟

مسلمان بِلا تفریق خدا کے سب نبیوں اور رسولوں پر ایک ہی جیسا ایمان رکھتے ہیں چاہے وہ کہیں بھی مبعوث ہوئے ہوں۔ قرآن (البقرہ، ۱۳۶، ۲۸۵ اور آلعمران ۸۴) وغیرہ میں فرماتا ہے کہ 'ہم کسی نبی میں فرق نہیں کرتے'

۳۳: مہربانی فرما کر اِن میں سے کچھ نبیوں کے نام بتائیں؟

قرآن کریم میں کئی نبیوں کا نام لے کر ذکر ہے۔ مثلاً بائیبل میں دیئے گئے نبیوں میں سے نوح، ابراہیم، موسیٰ، داؤد وغیرہ اور جن کا ذکر بائیبل میں نہیں اُن میں سے لقمان، ھود، ذاالکفل وغیرہ۔ اور سب سے آخر میں وہ عظیم الشان ساری قوموں کے نبی حضرت محمدؐ

۳۴: جن نبیوں کا قرآن میں ذکر ہے کیا اُن کے علاوہ کوئی اور نبی بھی آئے؟

یقیناً۔ قرآن کریم خود فرماتا ہے کہ اس میں صرف کچھ نبیوں کے نام ہیں (النسآء، ۱۶۴)۔ چونکہ نبی دُنیا کے ہر حصے میں مبعوث ہوئے اور ہر قوم میں کئی کئی نبی تشریف لائے اُن کی ناموں کی مُکمل لسٹ بنانا ممکن نہیں۔ اُن کا نام قرآن میں ہو یا نہ ہو، مسلمان سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور اُن کی عزت کرتے ہیں۔

۳۵: یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان بنی اسرائیل کے نبیوں کو مانتے ہیں، جن میں حضرت عیسیٰ شامل ہیں؟ لیکن دیگر مذاہب کے بانیوں جیسا کہ کرشن، بدھ اور کنفیوشس کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

قرآن کریم کی تعلیمات سے یہ تو واضع ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر قوم کی طرف انبیاء مبعوث فرمائے اور دُنیا میں جگہ جگہ بڑی تعداد میں انبیاء تشریف لائے۔ زمانہ قدیم کے یہ بانیانِ مذاہب نبی اور رسول ہی ہوں گے۔ درحقیقت جہاں جہاں لوگ ایک مُصحفِ مقدس، جو کہ قرآن کریم سے زیادہ قدیم ہے، کے پیرو ہیں، مسلمانوں کو چاہیے کہ اِن صحیفوں میں ذکر کردہ بانی مذہب کو بطور خدا تعالیٰ کے سچے نبیوں کے تسلیم کر لیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بدھ کو قرآن میں ذاالکفل کا نام دیا گیا ہے یعنی کفل کا رہنے والا۔ اور کفل بدھ کی جائے پیدائش یعنی کپل وستو کی عربی شکل ہے۔

(جاری ہے)